پریس ریلیز

میڈیکل طالبات بریسٹ کینسر کے بارے میں خواتین کو زیادہ سے زیادہ آگاہی فراہم کریں: پروفیسر عائشہ شوکت

پاکستانی خواتین میں چھاتی کے سرطان میں اضافہ و شرح اموات لمحہ فکریہ ہے

خواتین میں آگاہی کے فقدان اور نومولود بچوں کو دودھ نہ پلانا اہم وجہ ہے: پرنسپل میڈیکل کالج

ابتدائی تشخیص و فوری علاج معالجے سے کینسر کی روک تھام ممکن ہے: آگاہی واک میں گفتگو

خواتین اپنے بریسٹ میں کسی قسم کی درد یا "فزیکل چینج" محسوس ہونے پر فوری طور پر ڈاکٹر سے رہنمائی حاصل کریں

پروفیسر عندلیب خانم، پروفیسر حوریت افضل اور سینئر ڈاکٹرز، نرسز و پیرامیڈیکل سٹاف کی شرکت

لاہور 12 اکتوبر:۔۔۔ خواتین میں چھاتی کا سرطان دنیا بھر کے صحت کے نظام کو درپیش چیلنجز میں سے ایک اہم ترین ہے، پاکستانی خواتین میں بریسٹ کینسر میں تیزی سے اضافہ اور بڑھتی ہوئی شرح اموات لمحہ فکریہ ہے جس کی بڑی وجہ شعور و آگاہی میں کمی اور بیماری کی روک تھام کے حوالے سے خواتین کو مناسب رہنمائی کا فقدان اور معاشرے میں اس کے بارے میں بات نہ کرنا شامل ہیں جن سے نمٹنے کے لئے ہم سب کو انفرادی و اجتماعی سطح پر کاوشیں کرنا ہوں گی۔

ان خیالات کا اظہار پرنسپل کائنات میڈیکل کالج و حیات میموریل ہسپتال پروفیسر ڈاکٹر عائشہ شوکت نے بریسٹ کینسر کے بارے میں آگاہی واک و سیمینار کے شرکاء سے خطاب میں کیا۔ اس موقع پر فیکلٹی ممبران، میڈیکل سٹوڈنٹس، مریض و لواحقین اور ایم ایس ڈاکٹر رانا محمد شفیق بھی موجود تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر عائشہ شوکت نے کہا کہ اگرچہ بریسٹ کینسر ایک قابل علاج مرض ہے تاہم اس مرض کی بروقت تشخیص و فوری علاج میں تاخیر ہونا خواتین کی زندگی کے لئے مہلک خطرات پیدا کرتی ہے، دنیا کے مختلف ممالک کے اعداد و شمار کے مشاہدے سے یہ بات عیاں ہے کہ اپنے نومولود کو بریسٹ فیڈ نہ کروانے والی خواتین میں چھاتی کے سرطان کا تناسب زیادہ ہے۔

پروفیسر عائشہ شوکت نے آگاہی سیمینار و واک میں شریک خواتین اساتذہ اور میڈیکل طالبات سے کہا کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں بریسٹ کینسر کے بارے میں خواتین کو زیادہ سے زیادہ آگاہی فراہم کریں تا کہ اس بیماری کی موثر طریقے سے روک تھام کی جا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ چھاتی کے کینسر کے علاج پر کافی سرمایہ خرچ ہوتا ہے، جس کا مالی بوجھ غریب فیملی کیلئے اٹھانا مشکل ہوتا ہے اور اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی خواتین علاج ادھورا چھوڑ دیتی ہیں جس سے یہ مرض جان لیوا بن جاتا ہے لہذا اس تمام صورتحال سے بچنے کے لئے لازمی ہے کہ مرض کی تشخیص و علاج کو ابتداء سے شروع کر دیا جائے اور خواتین اپنے بریسٹ میں کسی قسم کی درد یا "فزیکل چینج" محسوس ہونے پر فوری طور پر ڈاکٹر سے رہنمائی حاصل کریں۔ پروفیسر عائشہ شوکت و دیگر مقررین نے مزید کہا کہ پاکستان میں اس بیماری کے پھیلاؤ کی ایک وجہ یہ ہے کہ خواتین مشرقی روایات اور سوشل وجوہات کی بناء پر اپنی بیماری کو آخری حد تک پوشیدہ رکھتی ہیں اور معالجین سے اس وقت رجوع کرتی ہیں جب بیماری خطرناک صورتحال اختیار کر لیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ پڑھی لکھی خواتین کے ساتھ دیہی علاقوں میں بسنے والی عورتوں تک بھی ضروری معلومات و آگاہی پہنچائی جائے تا کہ اگر کسی خاتون کو بریسٹ میں کسی قسم کی گلٹی یا درد محسوس ہو تو وہ اسے معمولی سمجھتے ہوئے نظر انداز کرنے کی بجائے اپنے ڈاکٹر سے رجوع کرے اور متعلقہ خواتین کو میموگرافی ٹیسٹ کروا کر حقائق کا پتہ لگایا جا سکے اور اگر خدانخواستہ سرطان کی کوئی علامات سامنے آئیں تو اس کا فوری علاج شروع کیا جائے۔ ڈاکٹر عائشہ شوکت نے کہا کہ اگر بیماری کی ابتداء سے ہی تشخیص ہو جائے تو علاج بہت آسان اور سرجری کی نوبت نہیں آتی بلکہ ریڈی ایشن و ادویات سے بیماری کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین اپنے بچوں کو بریسٹ فیڈنگ لازمی کروائیں جو نہ صرف اللہ کا حکم ہے، بچوں کی بہتر نشوونما و جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی چھاتی کے کینسر سے محفوظ رہنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اس موقع پر پروفیسر عندلیب خانم اور پروفیسر حوریت افضل نے بھی خصوصی گفتگو کی جبکہ سینئر پروفیسرز، ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف نے خواتین میں چھاتی سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا اور اس واک کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کائنات میڈیکل کالج و حیات میموریل ہسپتال کی انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا۔

☆☆☆

بریسٹ کینسر کے حوالے سے پرنسپل میڈیکل کالج پروفیسر عائشہ شوکت آگاہی واک کی قیادت کر رہی ہیں